السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا نماز اشراق بدعت ہے۔ ماہنامہ ''طیبات'' میں اس نماز کو بدعت لکھا ہے، بعض حضرات نے اس کے پیش نظر اس نماز کو ترک کر دیا ہے جبکہ ہم نے اپنے علمائے کرام سے اس نماز کے متعلق بہت فضیلت سن رکھی ہے۔ وضاحت فرمائیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ماہنامہ ''طیبات'' میں ایک خاتون ''گل دستہ احادیث سے کچھ پھول چنے میں نے'' کے عنوان سے مستقل لکھتی ہیں، اس میں ایک حدیث بایں الفاظ درج ہے ''مجاہد نے بیان کیا کہ میں اور عروہ بن زبیر مسجد نبوی میں داخل ہوئے وہاں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کچھ لوگ مسجد نبوی میں اشراق کی نماز پڑھ رہے تھے، مجاہد کہتے ہیں کہ ہم نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے لوگوں کی اس نماز کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ بدعت ہے۔'' [بخاری، ماہنامہ ''طیبات'' مجریہ اکتوبر ۲۰۰۳، صفحہ ۸]

کالم نگار کو چاہیے تھا کہ اس حدیث کے متعلق وضاحتی نوٹ لکھتی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نماز اشراق کے متعلق بدعت ہونے کا تبصرہ کس پس منظر میں کیا ہے تاکہ لوگ اس کے متعلق الجھن یا ابہام کا شکار نہ ہوتے۔ ممکن ہے کہ ناقصات عقل ودین کے حوالہ سے یہ سہو ہوا ہو، ویسے بھی اس پرفتن دور میں تحقیق کی آڑ میں بدعات کو فروغ دیا جارہا ہے اور مسلمات کا انکار کیا جارہا ہے، اس قسم کی جدید تحقیق سے ہمارے حساس اہل حدیث حضرات میں بہت اضطراب پایا جاتا ہے۔ ارباب حل وعقد کو چاہیے کہ اس فتنہ تحقیق کی روک تھام کے لئے مناسب اقدامات کریں تاکہ عامة الناس مسلک اہل حدیث کے متعلق شکوک وشبہات کا شکار نہ ہوں، اس ضروری وضاحت کے بعد اب ہم درپیش مسئلہ کے متعلق اپنی گزارشات پیش کرتے ہیں۔

اس میں شک نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول وعمل سے نماز اشراق کی اہمیت وفضیلت ثابت ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا: ''ہر انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے جسم کے ہر جوڑ کے بدلے صدقہ خیرات کرے سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے، الحمد کہنا بھی صدقہ ہے، لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنا بھی صدقہ ہے، اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا بھی صدقہ ہے، برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے اور اگر اشراق کی دو رکعت پڑھ لی جائیں تو ان سب کاموں سے کفایت کرجاتی ہیں۔'' [صحیح مسلم: ۱۶۷۱]

اس حدیث پر امام نووی رحمہ اللہ نے بایں الفاظ عنوان قائم کیا ہے: ''نماز اشراق کے استحباب کا بیان کم ازکم دو رکعات اور مکمل آٹھ رکعات ہیں، درمیانہ درجہ چار یا چھ رکعات ادا کرنا ہے اور شوق سے اس نماز کی پابندی کا بیان۔''

حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ''اے ابن آدم! تو میرے لئے چار رکعات (اشراق کی) اول دن میں پڑھ میں اس دن کی شام تک تیرے تمام کام سنوار دوں گا۔'' [ابوداؤد، ابواب التطوع: ۱۲۸۹]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز اشراق کے ادا کرنے کی وصیت بھی فرمائی جس پر عمر بھر کاربند رہے، چنانچہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے پیارے دوست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی، جب تک میں زندہ رہوں گا انہیں نہیں چھوڑوں گا، ہر مہینے کے تین روزے، اشراق کی نماز اور سونے سے پہلے نماز وتر کی ادائیگی۔ [صحیح بخاری، التہجد: ۱۱۷۸]

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے حبیب نے تین باتوں کی وصیت فرمائی میں زندگی بھر ان پر عمل پیرا رہوں گا، ہر ماہ کے تین روزے، نماز اشراق اور سونے سے پہلے وتروں کو ادا کرنا۔ [صحیح مسلم، صلوٰة المسافرین: ۱۶۷۵]

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے بھی میرے پیارے حبیب نے تین باتوں کی وصیت فرمائی، اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو میں انہیں کبھی ترک نہیں کروں گا، مجھے نماز اشراق کی وصیت کی، سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی تاکید فرمائی اور ہر ماہ تین روزے رکھنے کے متعلق فرمایا۔ [نسائی، الصیام: ۲۴۰۶]

اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل مبارک کے متعلق چند احادیث پیش خدمت ہیں:

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز اشراق کے متعلق معلومات لینے کے لئے کئی ایک لوگوں سے ملا مجھے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقع پر دن چڑھنے کے بعد میرے گھر آئے، آپ نے غسل فرمایا اور نماز اشراق کی آٹھ رکعات ادا کیں۔ [صحیح مسلم، حدیث نمبر: ۲۶۶۸]

حضرت ابن ابی لیلیٰ نے بھی حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز اشراق کو نقل کیا ہے۔ [ابوداؤد: ۱۲۹۱]

بعض روایات میں حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے اس نماز اشراق کی تفصیل بھی بیان کی ہے کہ آپ نے آٹھ رکعات اس طرح ادا فرمائیں کہ ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے تھے۔ [ابوداؤد: ۱۲۹۰]

حضرت معاذہ عدویہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز اشراق کے متعلق پوچھا تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''ہاں، چار رکعت پڑھتے تھے اور جس قدر اللہ تعالیٰ چاہتا آپ اس سے زیادہ بھی پڑھ لیتے۔'' [صحیح مسلم: ۱۶۶۳]

حضرت عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ آیا آپ نماز اشراق پڑھتے تھے آپ نے فرمایا جب سفر سے واپس آتے تو اشراق پڑھ کر گھر آتے تھے۔ [صحیح مسلم: ۱۶۶۰]

حضرت ام ذرہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ آپ نماز اشراق پڑھتی تھیں اور فرمایا کرتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے اشراق کی چار رکعات پڑھتے دیکھا ہے۔ [مسند امام احمد، ص: ۱۰۶، ج ٦]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر پابندی کے ساتھ نماز اشراق پڑھتے تا آنکہ ہم کہتے کہ اب آپ اسے ترک نہیں کریں گے اور پھر آپ عرصہ تک اسے ادا نہ کرتے حتی کہ ہم کہتے اب آپ اسے نہیں پڑھیں گے۔ [ترمذی: ۴۷۷]

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز اشراق پڑھتے ہوئے دیکھا۔ [مجمع الزوائد: ۲/۲۳۷]

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر میں نماز اشراق آٹھ رکعات پڑھتے دیکھا، پھر آپ سے نماز کے بعد ایک طویل دعا بھی منقول ہے۔ [مستدرک حاکم: ۱/۳۱۴]

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ امام حاکم رحمہ اللہ نے نماز اشراق کے متعلق ایک مفصل جز تصنیف کیا ہے جس میں تقریباً بیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مرویات کو جمع کر کے اس نماز کی مشروعیت کو ثابت کیا ہے۔ [فتح الباری: ۳/۷۲]

اس نماز کی فضیلت کے متعلق متعدد روایات ہیں، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نماز اشراق پڑھنے والے کو عمرہ کرنے والے کے برابر اجر ملتا ہے۔'' [مسند امام احمد: ۵/۲٦۸]

اگرچہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز اشراق پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔ لیکن ان کے نہ دیکھنے سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ سرے سے اس نماز کا وجود ہی نہیں بلکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز اشراق پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر میں اسے ادا کرتی ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ آپ کسی عمل کو پسند کرتے تھے مگر اس پر عمل پیرا نہ ہوتے، اس کی وجہ یہ ہوتی کہ آپ کے عمل کو دیکھ کر لوگ بھی اسے اپنائیں گے، پھر ان پر فرض ہو جائے گا اس ڈر سے آپ کو پسندیدہ ہونے کے باوجود آپ اس پر عمل نہ کرتے تھے۔ [صحیح مسلم: ۱٦٦۲]

اس حدیث کے پیش نظر ممکن ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز اشراق نہ دیکھی ہو، اگرچہ اس کا ثبوت سابقہ روایات میں موجود ہے، تاہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اسے بڑے اہتمام سے ادا کرتی اور فرمایا کرتی تھیں کہ اگر میرے والدین بھی زندہ ہو کر آجائیں تب بھی نماز اشراق نہیں چھوڑوں گی۔ [مؤطا امام مالک، باب صلوٰۃ الضحیٰ]

اب ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کا جائزہ لیتے ہیں، جس میں انہوں نے فرمایا کہ نماز اشراق بدعت ہے، چنانچہ وہ روایت ماہنامہ ''طیبات'' کے حوالہ سے بیان ہو چکی ہے اسے امام بخاری رحمہ اللہ نے [کتاب العمرہ: ۱۷۷۵] میں بیان کیا ہے، اس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ مورق نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ کیا آپ نماز اشراق پڑھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، میں نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے پڑھا؟ فرمایا نہیں، عرض کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسے ادا کیا؟ فرمایا نہیں، میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا پڑھنا ثابت ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میرے خیال میں ان سے پڑھنا بھی ثابت نہیں ہے۔ [صحیح بخاری: ۱۱۷۵]

''امام بخاری رحمہ اللہ نے اس روایت پر یہ عنوان قائم کیا ہے کہ ''سفر میں نماز اشراق ادا کرنا۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کے بعد آپ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کی روایت لاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقع پر ان کے گھر تشریف لائے، غسل فرمایا، پھر آٹھ رکعات ادا کیں، یہ نماز بہت ہلکی تھی، البتہ رکوع اور سجود کو پورا ادا کرتے تھے۔ [صحیح بخاری: ۱۱۷٦]

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ان روایت کی تشریح کرتے ہوئے ابن المنیر کے حوالہ سے لکھا ہے کہ دوران سفر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز کا اہتمام نہ کرتے تھے ہاں، اگر دوران سفر، حضر جیسی سہولت یسر ہو تو نماز اشراق کا اہتمام کیا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر میں سہولیات یسر تھیں تو آپ نے نماز اشراق ادا کی۔ جبکہ ابھی سفر ختم نہیں ہوا تھا۔ [فتح الباری: ۳/٦۸]

پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نماز اشراق کے متعلق اپنے اندر نرم گوشہ رکھتے تھے، جیسا کہ مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے کہ اگرچہ اسے لوگوں نے اپنے طور پر پڑھنا شروع کر دیا ہے لیکن مجھے ان کی ادا بہت پسند ہے۔ [فتح الباری: ۳/٦۹]

بہر حال آپ کا انکار اس بنا پر ہے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز اشراق پڑھتے نہیں دیکھا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا نہ دیکھنا اس بات کی دلیل نہیں ہو سکتا کہ سرے سے اس نماز کا وجود ہی نہیں ہے یا اس کا ادا کرنا بدعت ہے۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ وغیرہ نے لکھا ہے کہ نماز اشراق کی فرض نماز جیسی پابندی کرنا، مسجد میں اس کا ادا کرنا اور باجماعت اہتمام کرنے کے متعلق حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انکار کیا ہے۔ آپ کے انکار کا یہ معنی نہیں ہے کہ نماز اشراق خلاف سنت ہے جیسا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ آپ نے چند لوگوں کو اس کا اہتمام کرتے دیکھا تو فرمایا: اگر تم نے اس کا اہتمام کرنا ہے تو اپنے گھروں میں ادا کرو۔ [فتح الباری]

بلکہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے صحیح ابن خزیمہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس آتے تو نماز اشراق پڑھتے۔ [فتح الباری: ۳/٦۹]

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے نماز اشراق کے متعلق اختلاف بیان کرتے ہوئے مختلف مسالک کی نشاندہی کی ہے۔ جس کی تفصیل کچھ یوں ہے :

1۔ نماز اشراق مستحب ہے، البتہ اس کی تعداد میں اختلاف ہے۔

2۔ کسی سبب کی وجہ سے اس کا اہتمام کیا جائے، مثلاً: کسی شہر کے فتح ہونے یا کسی مخالف کی موت پر یا کسی کے ہاں زیارت کے لئے جانے پر یا سفر سے واپس آنے پر۔

3۔ سرے سے مشروع نہیں ہے جیسا کہ حضرت عبدالرحمن اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے متعلق مروی ہے کہ یہ حضرات، اسے نہیں پڑھا کرتے تھے۔

4۔ اس پر مداومت نہ کی جائے بلکہ کبھی پڑھ لی جائے اور کبھی اسے چھوڑ دیا جائے۔

5۔ اس کے پڑھنے کا اہتمام گھروں میں کیا جائے، مساجد وغیرہ میں اس کا اظہار درست نہیں ہے۔

6۔ یہ مستحب نہیں ہے بلکہ بدعت ہے۔ [زادالمعاد : ۱/۳۵۱]

ہمارے نزدیک پہلا موقف صحیح ہے اور اس کی کم از کم دو رکعات اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعات ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:97